جناب اوریا مقبول جان

برطانیہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

......یہ تو وہ لوگ تھے جن کے مفادات تاج برطانیہ سے وابستہ تھے جن کے آباؤ اجداد نے سر نائٹ اور لارڈ کے خطابات سے اپنی زندگیوں کو آراستہ کیا، انگلستان میں بڑی بڑی جاگیروں جائیدادوں اور محلات کے مالک اور دریائے ٹیمز کے کنارے بگ بین کے سائے میں واقع پارلیمنٹ کی عمارت کے ہاؤس آف لارڈز میں بیٹھنے والے، برطانیہ کے چرچ سے وابستہ اور دنیا بھر کی مشنریوں کے سرپرست، لیکن ان کی اولادوں کو یہ کیا ہوگیا! اس خاتون کا پردادا ہربرٹ ایسکوتھ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۶ء تک اُس زمانے کے برطانیہ کا وزیر اعظم رہا ہے جب اِس سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا، جنگ عظیم اول میں برطانوی قوم کو فتح کی منزل کی طرف لے جانے والا، مسلمانوں کی عظیم سلطنتِ عثمانیہ کو پارہ پارہ کرنے کے لئے لارنس آف عربیہ سے سازشوں کا جال پھیلانے والا اور برطانیہ کی بحری افواج کا نقشہ بدلنے والا۔ مگر یہ کیا ہوتا ہے؟ اس کی پوتی ایما کلارک گذشتہ دنوں برطانوی پریس کے سامنے آئی اور اعلان کیا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی کہا کہ میں نے اسلام مغرب کی منافقانہ اقدار سے نفرت اور اس کے اردگرد بکھری غلاظت سے دور ہونے کے لئے قبول کیا۔ پورے پریس میں سنسنی دوڑ گئی، جب اس خاتون نے کہا میں وہ واحد خاتون نہیں ہوں، بلکہ برطانیہ کے ہزاروں بڑے بڑے خاندانوں کے افراد جن کی بنیاد پر برطانیہ کی اشرافیہ قائم ہے، اسلام قبول کرچکے ہیں، اور یہ کوئی بدلنے والا فیشن نہیں دلوں میں اترنے والی حقیقت ہے۔ اس اعلان کے بعد بی بی سی کا سابق ڈائریکٹر اپنی ایک تحقیق لے کر میدان میں آگیا، اس نے کہا میرا نام یحییٰ ہے اور اس نے ایسے تمام بڑے بڑے سر نائٹ اور لارڈ حضرات کے ناموں کی ایک فہرست لوگوں کے سامنے پیش کردی جو اسلام قبول کرچکے ہیں۔ اس نے کہا کہ میری معلومات کے مطابق اس وقت تک ۱۴۲۰۰ اعلیٰ مناصب کے حامل افراد حلقہ بگوش اسلام ہوچکے ہیں، یہ سب کے سب نسلاً، شکلاً اور عزت و مرتبہ کے حساب سے انگریز ہیں، نہ کبھی محکوم رہے ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی معاشی یا نفسیاتی یا غلامی مجبوری انہیں اس طرف مائل کرنے کا راستہ بنی ہے۔ بلکہ سب کے سب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سکون قلب کا بہترین راستہ اسلام میں تلاش کیا ہے۔ یحییٰ برٹ نے کہا کہ ان سب کا کہنا ہے کہ یہ صرف اسلام کے مناسب، جامع روحانیت سے پُر پیغام کا اعجاز ہے کہ ہم اس روشنی سے آشنا ہوئے۔......ادھر ایسکوتھ کی پوتی نے ہائی گروو کے علاقے میں ایک اسلامی باغ بنایا ہے جس میں مسجد اور اسلامی تعلیمات کا انتظام موجود ہے اور پردہ کے ساتھ سیر بھی۔ اور اب وہ سرے کے علاقے دوکنگ میں ایک کارپارک کو خرید کر اسے بھی ویسے ہی پارک میں منتقل کررہی ہے۔ چالیس سال کا یہ انگریز ایرل آف باربروگ جو برطانیہ میں اٹھائیس ہزار ایکڑ اراضی کا مالک ہے جو شاید ہی چند لوگوں کے پاس ہوتی ہے،

مسلمان ہوا تو اپنا نام عبدالمتین رکھا، پریس کے لوگ حیرانی سے پوچھنے لگے تو کہنے لگا تم اسلام کو پڑھ کر تو دیکھو۔ کرسٹینا بیکر جس کا نام کبھی عمران خان کے ساتھ لیا جاتا تھا، کہنے لگی کہ اس نے اسلام کا ذکر تو عمران خان سے سنا، لیکن اسے پڑھنے کے بعد حیرت میں ڈوبتی چلی گئی، کتنی دیر تک اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کرسکی کہ میرے اردگرد متعصب ذہن انگریز تھے جو کسی سفید چمڑی والے اور خصوصاً اعلیٰ نسل کے انگریز کا مسلمان ہونا برداشت نہ کرسکتے تھے۔......

برطانیہ کے ایک بہت ہی سینئر بیوروکریٹ فرینک ڈربسن کا بیٹا احمد ڈربسن جس نے اسلام قبول کیا آج اسلام کا ایک بہت شعلہ بیان وکیل بن چکا ہے، اور اس نے برطانیہ کی مسلم کونسل میں ایک کمیٹی بنائی ہے جسے Regenratian Committee کہتے ہیں جس کا کام اعلیٰ نسل کے گوروں اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ سب اعلیٰ نسل انگریز ایک وزارت خارجہ کے سابق سفیر اور برطانیہ کے خارجہ امور کے ماہر کی کتاب اسلام اور انسان کی منزل Islam and the Destiny of man پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں، یہ شخص چارلس ایسٹن کہتا ہے کہ مجھے ہزاروں خط ایسے ملتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائیت اور مغرب کے غلیظ اور بھیانک روپ کے ساتھ منافقانہ رویے سے بیزار ہیں، ہمیں کوئی ایسا مذہب بتاؤ جو ان سب روایات واقدار کو یکسر رد کرتا ہو، اور پھر وہ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں کوئی مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا۔

ادھر اسکوتھ کی پڑپوتی ایما کلارک نے کہا ہے کہ برطانیہ کو صرف ایک میلکم ایکس جیسے روحانی رہنما کی ضرورت ہے، اور پھر دیکھئے جیسے اس نے امریکہ کے کالوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا کس طرح برطانیہ کے گورے جوق در جوق مسلمان ہوں گے۔ یوں لگے گا جیسے ایک ہجوم جلوس کی صورت میں روانہ ہوا ہے۔ ان اعلیٰ نسل کے گوروں کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہی ملکۂ برطانیہ نے گذشتہ ہفتے سے بکنگھم پیلس میں جمعے کی نماز کے لئے وقفے کا اعلان کردیا ہے، تاکہ مسلمان نماز ادا کرسکیں۔

یہ وہ قوم ہے جن کے راہ پر چلنے پر میرے ملک کے نواب، دانشور، ادیب اور حکمراں فخر کیا کرتے تھے۔ اور آج بھی کرتے ہیں۔ عام آدمی اس سرزمین کے خواب دیکھتا تھا، بڑے بڑوں کا قبلہ اس طرف مڑتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ جب انہی مغرب کے رہنے والوں نے اپنے اردگرد دیکھا تو انہیں اس قبلۂ حقیقی کی طرف منہ موڑنے میں صرف چند لمحے لگے جو دنیا کے بتکدوں میں خدا کا پہلا گھر تھا۔ وہ قوم تو آج بھی فخر سے کہہ سکتی ہے کہ ہمارے لوگوں نے حق کا راستہ اختیار کیا تو ہم نے قبول کرلیا۔ لیکن پتہ نہیں کیوں میری شرمندگی، میری ذلت، میری ندامت ختم ہونے کو نہیں آتی ۱۴۲۰۰ اعلیٰ نسل کے گورے مسلمان ہوتے ہیں تو بکھنگم پیلس میں جمعہ کے اوقات میں چھٹی ہو جاتی ہے اور جہاں ایوان صدر اور وزرائے اعظم اور اسمبلیاں مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں وہاں جمعہ کی چھٹی پر یہ کہہ کر طنز کیا جاتا ہے کہ ہم پسماندہ کہلائیں گے، ہمارے اَن داتا ہم سے روٹھ جائیں گے۔ ہم کاروبار میں گھاٹے کا سودا نہیں کرسکتے۔ یہ تو میرے رب کا فضل ہے وہ جسے چاہے دنیا کی حرص وہوس کا سودا دے دے اور جسے چاہے آخرت کے نفع کی پوٹلی پکڑوا دے۔